

محمد صلی اللہ علیہ وسلم: ایک عظیم نعمت



حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی و شیخ الحدیث اسلام ک دعوہ اکیڈمی، لینسٹر، یونیورسٹی



تفصیلات

محمد صلی اللہ علیہ وسلم : ایک عظیم نعمت	: کتاب کا نام
حضرت مولانا محمد سعید مطہر صاحب دامت برکاتہم	: صاحب وعظ
صفر ۱۴۲۰ھ مطابق مارچ ۲۰۰۹ء	: تاریخ وعظ
مسجد فاروق، ولساں، یونکے	: مقام وعظ
ادارہ انتزکیہ، لیسٹر، یونکے	: ناشر
publications@at-tazkiyah.com	: ای میل
www.at-tazkiyah.com	: ویب سائٹ



ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

۵.....	محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ایک عظیم نعمت
۶.....	مجھ سے ذکر رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا ہو گا
۸.....	کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیح اکر دیا
۱۰.....	سیرت طیبہ کا حق ادا کرنا بس سے باہر
۱۱.....	کامل و مکمل
۱۳.....	کامل الخلق اور کامل الخلق
۱۴.....	قلب محمدؐی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
۱۵.....	بہترین نمونہ
۱۶.....	سیرٹ الہبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک شعر میں
۱۷.....	خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ
۱۸.....	رحمۃ للعالمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
۱۹.....	احسان عظیم
۲۰.....	نعمت کا حق
۲۱.....	سنت کا مطلب
۲۱.....	محبوب الہبی بنے کا طریقہ
۲۲.....	موجودہ مسائل کا حل
۲۳.....	خلوق میں محبوب بننے کا طریقہ
۲۴.....	ہمارے اسلاف کا انتباہ سنت کا جذبہ

۲۳.....	حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور اعتماد ع سنت
۲۵.....	حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد ع سنت
۲۵.....	آج طے کرو.....
۲۷.....	ذلت سے نکلنے کا واحد راستہ
۲۸.....	سیرتِ طیبہ کو عام کرو
۲۹.....	مأخذ و مراجع



مصطفیٰ مجتبی، تیری مدح و شنا
میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت شاہ نفیس صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم: ایک عظیم نعمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبٰياءِ وَعَلٰى أَكٰلِهِ
الْأَصْفٰياءِ وَأَصْحٰبِهِ الْأَتْقٰياءِ، أَمَّا بَعْدُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتّى أَكُونَ أَحَبُّ إِلٰهٍ مِّنْ وَالِّدِيهِ وَوَلَدِيهِ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ۔ لِهِ
رَبٌ اشْرَحْ لِي صَدْرِيِّ، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِيِّ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِيِّ،
سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلِمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيُّمُ الْحَكِيمُ، الْلَّهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا
عَلِمْنَا وَعَلِمْنَا مَا يَنْفَعُنَا. إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى النَّبِيِّ، يَسِّيَّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوْا عَلٰيْهِ وَسَلُّمُوا تَسْلِيْمًا، الْلَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ
وَعَلٰى أَكٰلِهِ وَأَصْحٰبِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ.

اس وقت حضرات علماء کرام کثیر تعداد میں سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک جلسے میں تشریف لائے ہوئے ہیں، بہتر تو یہ تھا اور میری قلمی خواہش بھی یہی تھی (جس کا میں نے مولانا غلام محمد صاحب زید مجدهم کے سامنے اظہار بھی کیا) کہ استاذنا و مرشدنا حضرت شیخ العدیث مولانا محمد یوسف ممتاز اصحاب دامت برکاتہم کے ارشادات سے ہم سب مستفید ہوتے، تاکہ حضرت والا دامت برکاتہم کے مصطفیٰ اور محلیٰ قلب کی گہرائی سے نکلی ہوئی باتوں سے ہم سب ہی کو فرع پہنچتا، لیکن چاروں ناچار مجھ طالب علم کو بدرجہ مجبوری حضرات علماء کرام کے سامنے اپنا سبق سنانے کی نیت سے بیٹھنا ہی پڑا، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی باتیں کہنے کی توفیق عطا فرمائیں جو میرے لئے بھی نافع ہوں اور حاضرین اور سامعین کے لئے بھی۔ (آمین)

مجھ سے ذکر رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا ہوگا

آل حضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کا عنوان ایک ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں ہے، مجھ جیسا طالب علم جو علم میں قلیل ہے، جسے زبان پر قدرت نہیں، جسے اپنے پیغمبر صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جیسی معرفت ہونی چاہئے وہ معرفت نہیں، وہ اس عنوان پر کیا عرض کر سکتا ہے؟

لفظ بے بس، زبان ہے معذور

مجھ سے ذکر رسول کیا ہوگا

نہ کنارہ ہو جس سمندر کا

وہ سمندر عبور کیا ہوگا

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقبال میں کس منہ سے کروں مدحِ محمد
منہ میرا بہت چھوٹا ہے اور بات بڑی ہے

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ دانائے سُبْلِ، ختم الرُّسُلِ، مولائے گُلِ جس نے
غبارِ راہ کو بخشنا فروغ وادی سینا

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ دانائے سُبْلِ، یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے راستوں کو جانے والے، ختم الرُّسُلِ،
یعنی تمام نبیوں اور تمام رسولوں کے بعد آنے والے آخری پیغمبر، مولائے گُلِ، یعنی سب کے آقا
اور سردار، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِنَا حَامِلُ لِوَاءَ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَلَ
قيامت کے دن حمد کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بات فخر کے طور
پر نہیں کہتا۔

قيامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک
جتنے انبیاء علیہم السلام ہیں اور ان کے جتنے اُمّتی ہیں وہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے،
لیکن فخر کی کوئی بات نہیں ہے اس لئے کہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔

وَإِنَّا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَلَ
قيامت کے دن سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے
پہلے میری ہی سفارش قبول کی جائے گی، اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں
کہتا۔

وَإِنَّا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَاقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لَبِيَّ
جہت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانے والا میں ہی ہوں گا جسے اللہ تعالیٰ
میرے لئے کھولیں گے۔

إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأُنْبِيَاءِ كُلُّهُمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى
الْأُمَّمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي

جہت اس وقت تک تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں،

لـسنن الترمذی، أبواب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ح(۳۹۱۲)

لـسنن الترمذی، أبواب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ح(۳۹۱۲)

لـسنن الترمذی، أبواب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، ح(۳۹۱۲)

لـکنز العمال، ح(۳۱۹۵۳)

اور جنت تمام اُمّتوں پر حرام ہے جب تک میری اُمّت داخل نہ ہو جائے۔

وہ دانائے سُبل، ختم الرّسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشنا فروغ وادی سینا

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غبار راہ، یعنی راستے کا جو غبار ہوتا ہے اس کی کمّا و کیفًا کوئی حیثیت نہیں ہوتی، لیکن اس عظیم پیغمبر صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نظر کیمیاء اثر نے اسے بھی سینا کی وادی جتنی وسعت عطا کر دی۔

کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحاً کر دیا
یہ نبی اتنے عظیم الشان اور رفع المقام ہیں کہ جس کسی کو بھی ان کی نظر اور توجہ حاصل ہو گئی وہ رفتار والا ہو گیا۔

دُرُشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحاً کر دیا

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بکر کو صدر لیق، عمر کو فاروق، عثمان کو ذوالنورین، علی کو اسد اللہ، حمزہ کو سید الشہداء، ابن مسعود کو فقیہ الامّت، ابن عباس کو مفسرِ قرآن، ابو ہریرہ کو محدث عظم، بلاں کو مؤذن رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابو عبیدہ کو امین الامّت، حسن اور حسین کو جنت کے جوانوں کے سردار اور فاطمہ کو جنت کی عورتوں کی سردار بنادیا، رضوان اللہ علیہم الحمد عین۔

تیری فیاضی نے ذرروں کو بنایا آفتاب

صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرامؓ ایک لاکھ سے زائد ہیں، ان میں سے ہر ایک کو اتنا اونچا بنا دیا کہ روحانیت کے آسمان میں ہر شخص آفتاب، مہتاب اور ستارہ نظر آتا ہے۔

اَصْحَابِيْ سَكَانُجُومِ بَأَيْهِمْ إِقْتَدَيْتُمْ إِهْنَدَيْتُمْ
میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جس کسی کوم اپنے لئے معیار بنا کر اس کی اقتداء کرو گے، سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔

اسلام سے پہلے یہ حضرات معمولی تھے، ذرات کے مانند جو بالکل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور سورج کی شعاعوں کے بغیر نظر بھی نہیں آتے، مگر ان پر آمنہ کے لال جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو یہ معمولی غیر معمولی ہو گئے اور یہ ذرات آفتاب بن گئے، پورا عالم ان سے جگ گا اُنھا۔

تیری فیاضی نے ذرروں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چروائے زمانے کے امام

صلی اللہ علیہ وسلم

جنہیں اونٹ چرانا نہیں آتا تھا وہ بڑے بڑے دانشمندوں پر حکومت کرنے والے بن گئے۔

وہ دانائے سُل، ختم الرُّسل، مولاۓ کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشنا فروع وادیٰ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یسیں وہی طہ

صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ

سیرتِ طیبہ کا حق ادا کرنا بس سے باہر
اتئے عظیم پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کی سیرت کو کون بیان کر سکتا ہے؟ کسی کے بس میں نہیں ہے، ایک
عربی شاعر نے کہا ہے:

أَرَى كُلَّ مَدْحٍ فِي النَّبِيِّ مُقْصَرًا
وَإِنْ بَالَغَ الْمُشْتَيْ عَلَيْهِ وَأَكْثَرًا

صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ

میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کے سلسلے کی ہر تعریف کو کم پاتا ہوں، چاہے آپ
کی تعریف کرنے والا مبالغہ ہی سے کام لے۔

کسی تصدیقے سے، کسی نعمت سے، سیرت پر لکھی جانے والی کسی کتاب سے، کسی بیان
کرنے والے کے بیان سے، کسی خطیب کی خطابت سے جناب محمد رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کی
سیرتِ طیبہ کا جو حق تھا وہ آج تک ادا نہیں ہوا کہا، کوئی تعریف کرنے والا چاہے مبالغہ کرے،
سیرتِ طیبہ کا جو حق تھا وہ آج تک ادا نہیں ہوا کہا، کوئی تعریف کرنے والا چاہے مبالغہ کرے،
exaggeration (مبالغہ) سے کام لے، مگر ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کی شان اتنی اوپنجی
ہے کہ وہ اس کا حق ادا کرنے سے قاصر ہی رہے گا۔

میرے بھائیو! میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں، مگر بڑے بڑے مفکرین اور بڑے بڑے
علماء بھی آں حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کی سیرت پاک کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکے، خود صحابہ
کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی زبانیں بھی قاصر رہتی تھیں، حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک حدیث میں آں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ شماں کی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے، اور انہیں جا کر آپ فرماتے ہیں:

يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلُهُ لَ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بیان کرنے والے کو یہی کہنا پڑے گا کہ میری
آنکھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

کامل و مکمل

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرماتے ہیں:

وَأَحْسَنَ	مِنْكَ	لَمْ	تَرَ	قَطُّ	عَيْنِيْ
وَأَجْمَلَ	مِنْكَ	لَمْ	تَلِدِ	النِّسَاءُ	
خُلِقْتَ	مُبَرِّغًا	مِنْ	كُلّ	عَيْبٍ	
كَانَكَ	كَمَا	قَدْ	خُلِقْتَ	تَشَاءُ	

صلی اللہ علیہ وسلم

(اے میرے آقا!) میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین کوئی دیکھا، ہی نہیں، اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ جمیل کوئی جناہی نہیں، آپ ہر عیب سے اتنے پاک و صاف پیدا کئے گئے کہ گویا آپ کی تخلیق آپ کی چاہت کے مطابق ہوئی۔

میری آنکھوں نے آج تک آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، اور میری آنکھوں کی کیا خصوصیت؟ آج تک کسی ماں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی بچہ جناہی

نہیں، اے میرے آقا! میں جب آپ کو سر سے پیر تک دیکھتا ہوں تو مجھے آپ کی ہر چیز بے عیب نظر آتی ہے، آپ کی آنکھیں بالکل perfect (کامل)، آپ کی ناک بالکل perfect (کامل)، آپ کے دانت بالکل perfect (کامل)، آپ کا پورا جسم اتنا کامل و مکمل ہے کہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا ہے، آپ بتلاتے گئے اور وہ بناتا گیا۔

یہ تو حسان بن ثابت رض کے اشعار تھے، اب حضرت جبریل علیہ السلام کا فیصلہ سنئے! انہوں نے کائنات کو دیکھا، انسانیت کے بہترین طبقے یعنی انبیاء علیہم السلام کو دیکھا، آدم علیہ السلام کو دیکھا، ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۳۰۰۰) انبیاء علیہم السلام کو دیکھا، اور اللہ تعالیٰ جب کسی کو قدرت عطا فرماتے ہیں تو وہ بہت ساری وہ چیزیں دیکھ لیتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے، وہ ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِ

مِنْ نَعْمَلٍ زَمِنَ كَمْ نَعْمَلَ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت کے نتیجے میں میں نے روئے زمین کے مشرقوں اور مغاربوں کو پھان مارا، ایک ایک چہرے کو دیکھا، انسانوں کو بھی، فرشتوں کو بھی اور جنات کو بھی، مگر میری آنکھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات میں جب ان سے بڑھ کر کسی کو پیدا ہی نہیں کیا تو کیسے پاتے؟

کامل الخلق اور کامل الخلق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کامل الخلق اور کامل الخلق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بناؤٹ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو کامل اور مکمل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بھی کامل اور مکمل، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بھی کامل اور مکمل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ حسن صورت میں کوئی مقابلہ کر سکتا ہے نہ حسن سیرت میں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ بیضاء داری
آنچہ خوبیں ہمہ دارند تو تنہا داری
یوسف علیہ السلام کا حسن، عیسیٰ علیہ السلام کا دم کرنا، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کا چمکنا، جو
خوبیاں اور کمالات سب رکھتے ہیں آپ تنہا ان تمام
کمالات کے جامع ہیں۔

یوسف علیہ السلام کا حسن اپنی جگہ، عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے مجرزات اپنی جگہ، داود علیہ السلام کا حسن اپنی جگہ، سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت اپنی جگہ اور ابراہیم علیہ السلام کی خلقت اپنی جگہ، یہ اور ان کے علاوہ جتنے کمالات انبیاء علیہم السلام میں تقسیم کئے گئے تھے ان سب کمالات کا اللہ تعالیٰ نے گلدستہ بنایا اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں دنیا میں بھیجا، قاسم العلوم والجیارات، حضرت مولانا محمد قاسم نانو توی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جهاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اے میرے محبوب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ کے کمالات میں سے دو چار کمالات عیسیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نظر آئیں گے، دو چار ابراہیم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نظر آئیں گے، دو چار آدم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نظر آئیں گے، اور تمام انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے کمالات میں سے جس کمال کو آپ میں کوئی دیکھنا چاہے گا وہ آپ میں موجود ہو گا، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میرے بھائیو! ہمارے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بہت عظیم نبی ہیں، کامل الخلق بھی اور کامل الخلق بھی، خلقت کے اعتبار سے بھی کامل اور مکمل اور اخلاق کے اعتبار سے بھی کامل اور مکمل۔

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم: ۳)

اور یہیں آپ بڑے اونچے اخلاق والے ہیں۔

قلب محمدی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمام اخلاق کا مرکز دل ہے، دل میں اگر سخاوت ہے تو جسم سخاوت کرے گا، دل میں سخاوت نہیں تو جسم سخاوت نہیں کر سکتا، دل میں اگر صبر ہے تو جسم صبر کا مظاہرہ کرے گا، قلب میں صبر نہیں تو جسم صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا، قلب اخلاق کا مرکز ہے، قلب میں اخلاق جس درجے کے ہوں گے اعمال اتنے ہی اعلیٰ ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی کائنات میں قلب محمدی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی قلب نہیں، اور اس میں جس اعلیٰ درجے کے اخلاق تھے اس درجے کے اخلاق اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا نہیں کئے، تمام اخلاق آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قلب میں موجود اور ان میں سے ہر ایک اعلیٰ درجے میں موجود، اب اندازہ لگاؤ کہ اس ذات کی سیرتِ طیبہ کتنی اعلیٰ درجے کی ہوگی۔

بہترین نمونہ

اسی لئے حق جل جلال مجدد نے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے محمد رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو

ہمارے لئے اسوہ حسنہ مقرر کیا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لِكُنْمٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُّ حَسَنَةً﴾ (الاحزاب: ۲۱)

بیشک تھارے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔

آپ ﷺ تاجر کے لئے، قائد کے لئے، باپ کے لئے، شوہر کے لئے، امام کے لئے، فاتح کے لئے، مظلوم کے لئے، سربراہ مملکت کے لئے، غرض ہر ایک کے لئے آپ ﷺ بہترین نمونہ ہیں، آپ حضرت ﷺ کی تعلیمات میں اور سیرت طیبہ میں قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لئے رہنمائی موجود ہے، اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے:

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر رحمتیں
جهاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ کے قدم مبارک جہاں پڑے، اسی طرح آپ ﷺ کے وارث علماء آپ کی تعلیمات کو لے کر جہاں جہاں پہنچے، وہاں ہر ہر قدم پر برکتیں اور ہر ہر سانس پر رحمتیں نازل ہوئیں۔

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر رحمتیں
جهاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جهاں گزر نہیں ہوا وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر طرف تیرگی تھی نہ تھی روشنی
آپ آئے تو سب کو ملی روشنی
بزمِ عالم سے رخصت ہوئیں خلمتیں
جب حرا سے ہویدا ہوئی روشنی

صلی اللہ علیہ وسلم

سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شعر میں

اس وقت ہم سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے میں شریک ہیں، ایک شاعر نے فقط ایک شعر میں سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عطر نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے، وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو جاننا اور سمجھنا چاہتا ہے تو بہت سی (آسان) ہے:

اسوہ مصطفیٰ کی یہ تفسیر ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

صلی اللہ علیہ وسلم

پیدائش سے لے کر انتقال تک روشنی ہی روشنی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد سے آج تک پورے عالم میں جو بھلائی نظر آ رہی ہے وہ آپ ہی کے فیض کی برکت ہے۔

اسد! فیوضِ درِ مصطفیٰ کا کیا کہنا
جسے جو بھی سعادت ملی جتنی ملی وہیں سے ملی

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی

سعادت کسی کو ملی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ملی۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ

میرے بھائیو! آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن بہت اعلیٰ، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اعلیٰ بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں خدا کے بعد آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ

دو عالم سے بالا ہمارے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں ایسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا جو آمنہ کے یتیم لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر سکے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ النَّاسِ لِـ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ سخنی تھے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ النَّاسِ ۝

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

وَأَشْجَعُ النَّاسِ ۝

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بہادر تھے۔

^۱ صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحی إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، ح(۲)

^۲ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الشجاعة في الحرب والجن، ح(۲۸۳۷)

^۳ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الشجاعة في الحرب والجن، ح(۲۸۳۷)

إِنَّ أَنْفَاقَكُمْ وَأَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ أَنَا لَكُمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ تقوے والے اور سب سے زیادہ معرفت والے تھے۔

وَاللَّهُ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ هُوَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خشیت والے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ رحمت والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں اللہ تعالیٰ نے جتنی رحمت رکھی تھی اتنی کسی میں نہیں۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَابِدِينَ﴾ (الأنبياء: ۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنائی۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سورہ انبیاء کی اس آیت کو سورہ فاتحہ کی سب سے پہلی آیت کے ساتھ دیکھئے!

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحة: ۱)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَابِدِينَ﴾ (الأنبياء: ۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنائی۔

رب العالمین نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنائی کر رکھیا ہے، اس میں اشارہ ہے کہ اے میرے

لے صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنا أعلمکم، ح(۲۰)

لے صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ح(۵۰۵۳)

بندو! جس ذرہ کا میں رب ہوں، اسی اسی ذرے کے لئے میں نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے، کیا ٹھکانہ ہوگا اس رحمت کا!

دیکھ کر اخلاق کو اور آپ کے الطاف کو
غیر بھی کہتے ہیں تم ہو رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم

غیر اگر آج بھی سیرت طیبہ کو دیکھیں اور انصاف کی نظر سے دیکھیں، تعصّب کی نظر سے
نہیں بلکہ خالیِ الذہن ہو کر، حق کی تلاش میں، تو بہت جلد اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ آمنہ کا
یتیم لا لصرف قریشیوں کے لئے نہیں، صرف مکہ میں رہنے والوں کے لئے نہیں، صرف حجاز
میں رہنے والوں کے لئے نہیں، صرف عربوں کے لئے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لئے،
بلکہ پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

احسانِ عظیم

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم نبی ﷺ کے ساتھ وابستگی عطا فرم کر کتنا بڑا
احسان فرمایا! اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، اگر وہ چاہتے تو کسی غیر مسلم
کے گھر میں پیدا کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ مؤمن کے گھر میں پیدا کیا اور ایمان
سے سرفراز کیا، اگر چاہتے تو ہمیں مؤمن بناتے مگر آدم علیہ السلام کی اُمّت کا مؤمن بناتے، عیسیٰ
علیہ السلام کی اُمّت کا مؤمن بناتے، کسی اور نبی کی اُمّت کا مؤمن بناتے، لیکن نہیں، بغیر استحقاق
کے، ہمارے مانگے بغیر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بہترین اُمّت کا
فرد بنایا۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران: ۱۰)۔
تم لوگ بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے 'بہترین اُمّت' کا لقب ملا، یہ تتنی بڑی نعمت ہے، کتنی بڑی سعادت ہے!

کیوں نہ پائے تیری اُمّت خیر اُمّت کا خطاب
تو ہے جب خیر البشر، خیر الرسل، خیر الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

بغیر استحقاق کے، بغیر ہماری کوشش کے، بغیر ہماری کسی درخواست کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے لطف و کرم سے ہمیں جناب محمد رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کا ایک فرد بنایا، یہ بھی تتنی بڑی نعمت ہے! اللہُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

نعمت کا حق

عزیزو! جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کسی بندے پر کوئی نعمت پچھاور ہوتی ہے تو اس نعمت کا حق ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ بندہ اس نعمت کا شکر ادا کرے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب پغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی عطا فرمائی اور ان کی اُمّت میں شامل فرمایا، یہ بہت بڑی نعمت ہے، لہذا ہمیں اس نعمت پر شکر کر کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے، اور شکر کا طریقہ یہ ہے کہ اس نعمت کے جتنے تقاضے ہیں ان کو پورا کیا جائے، جناب محمد رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی زندگی کو پڑھیں، ان کی life (زندگی) کا مطالعہ کریں، ان کی تعلیمات کو سیکھیں اور اپنی زندگیوں کو ان سے آراستہ کریں، اگر ہم نے اس کام کو اپنا مقصد بنایا تو ان شاء اللہ دونوں جہان میں کامیابی حاصل ہوگی۔

سنت کا مطلب

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سیکھنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں زندگی گزارنے کا جو طریقہ ملتا ہے اس کو اختیار کرنا ہے، یہ کامیابی کا راستہ ہے، دیکھو! طریقہ کہہ رہا ہوں نہ کہ سنت، اس لئے کہ ہماری بات چیت میں جب سنت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو ہمارا ذہن صرف چند معروف سنتوں کی طرف جاتا ہے، جیسے کھانے کی سنتیں، سونے کی سنتیں، پینے کی سنتیں وغیرہ، سنت کے معنی ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور طریقہ کا مطلب ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے تھے تو ہمیں بھی یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے، اور مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے تو ہمیں بھی مسجد میں پڑھنی چاہئے، یہ ہے سنت کا مفہوم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جو بھی عمل ہو، چاہے فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں سے جتنے احکام ظاہری جسم سے تعلق رکھنے والے ہیں وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور جدول سے تعلق رکھنے والے ہیں؛ مثال کے طور پر حسد مت کرو، کینہ مت رکھو، کسی سے بغض نہ رکھو، یہ باطن کے جتنے احکام ہیں وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ تم اپنے ظاہر کو بھی میرے نبی جیسا بناؤ اور اپنے باطن کو بھی میرے نبی جیسا بناؤ۔

محب الہی بننے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے محبوب ہیں کہ جو شخص بھی اپنا ظاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر جیسا اور اپنا باطن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باطن جیسا بنالیت ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی محبوب بنالیتے ہیں۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحْبِّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحِبِّبُكُمُ اللَّهُ﴾

(آل عمران: ۳۱)

اپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو (اپنے اس دعوے میں سچائی دکھانے کے لئے) میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

میں پانچ وقت کی نمازیں اہتمام کے ساتھ جماعت سے پڑھتا ہوں، تم بھی پڑھو، میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں، تم بھی ادا کرو، میں حج کرتا ہوں، تم بھی کرو، میں روزے رکھتا ہوں، تم بھی رکھو، اسی طرح باقی تمام عبادات کا بھی اہتمام کرو، اور پھر عبادات میں بھی اور معاشرت، معاملات اور اخلاق میں بھی، وہ طریقہ اپنا وجہ میرا ہے، ہر چیز، خواہ ظاہر سے تعلق رکھتی ہو یا باطن سے، اس میں میری نقل کرو، میری اتباع کرو، میری چال چلو، جب تم اپنے تمام امور کو میرے طریقہ کے مطابق انجام دینے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا، سبحان اللہ! میرے بھائیو! آں حضرت ﷺ کی زندگی کتنی اعلیٰ ہے کہ اس کے مطابق زندگی گزارنے والا بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا لتنا کرم ہوا کہ اس نے ہمیں اس عظیم ہستی کی مبارک زندگی کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم فرمایا تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جائیں، اور اس کے نتیجے میں ہر مخلوق کے محبوب ہو جائیں۔

موجودہ مسائل کا حل

اس وقت پوری دنیا میں جو مسائل ہیں ان کا آسان حل یہ ہے کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے طریقے پر آ جائیں، بلکہ یہی ایک حل ہے، میرے بھائیو! اس کے سوادوسرا کوئی حل نہیں ہے، اللہ کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں لاو، عقائد بھی ان کے جیسے

ہوں، عبادات بھی ان کے طریقے پر ہوں، اخلاق حسنہ بھی ویسے ہوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے، معاشرت اور معاملات بھی بالکل ان کی تعلیمات کے مطابق ہوں، اگر ہماری زندگی میں سیرت طیبہ سو فیصد آگئی تو میرے بھائیو، ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جائیں گے، اور جب ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جائیں گے تو سب کے محبوب ہو جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبَهُ
جب اللہ کسی کو محبوب بنالیتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو ندادیتے ہیں اور فرماتے ہیں
کہ میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب بنالے۔

حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے یہ ارشاد ہوتے ہی حضرت جبریل علیہ السلام کے نزدیک وہ محبوب ہو جاتا ہے، اب وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی محبوب اور جبریل علیہ السلام کی نظر میں بھی محبوب، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجَبُوهُ
بیشک اللہ اپنے فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں، تم سب بھی اس سے محبت کرو۔

اعلان ہوتے ہی آسمان والوں کے نزدیک بھی وہ محبوب ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبْوُلُ فِي الْأَرْضِ لَهُ
اس کے بعدز میں پر اسے مقبولیت عامہ عطا کی جاتی ہے، اب ہر چیز اس سے محبت کرتی ہے۔

خالق میں محبوب بننے کا طریقہ

اگر ہماری یہ چاہت ہے کہ دنیا کے بسنے والے انسان ہمیں نفرت اور دشمنی کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ محبت کی نظر سے دیکھیں تو میرے بھائیو، اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیں، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو گئے تو automatically (خود بخود) حضرت جبریل علیہ السلام کے محبوب، تمام فرشتوں کے محبوب، اور اس روئے زمین پر جتنی مخلوقات ہیں ان سب کے محبوب، ہر ایک کا محبوب بننے کا طریقہ یہی ہے کہ ہم پہلے اللہ تعالیٰ کے محبوب بنیں، اور اس کا طریقہ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ تم اپنی زندگی کو میرے نبی کی زندگی جیسی بنالو تو میں تمہیں محبوب بنالوں گا۔

ہمارے اسلاف کا اتباع سنت کا جذبہ

ہمارے اسلاف کو محبوبیت عامہ و تامہ حاصل تھی اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں سے آراستہ کیا تھا، وہ اتباع سنت میں عد کمال کو پہنچے، ان کے حیرت انگیز واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کتنا لگا و تھا۔

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور اتباع سنت

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہار نپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ فلاں عمل میں سنت طریقہ کیا ہے؟ یہ حضرات سنت طریقے کے بارے میں بار بار پوچھتے تھے، یہ ان حضرات کا دلچسپ مشغله تھا، ان کی چاہت یہ ہوتی تھی کہ ہماری زندگی اللہ کے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جیسی ہو جائے، تو حضرت سے پوچھا کہ اس عمل میں سنت طریقہ کیا ہے؟ حضرت مولانا کو معلوم تھا کہ یہ صاحب حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے ہیں، لہذا انہی سے پوچھا کہ آپ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل کیا دیکھا؟ عرض کیا کہ اس طرح دیکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ بس، یہی سنت ہے۔ لہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بارے میں پورا اعتماد تھا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر کام سنت کے مطابق ہی ہوا، کتابوں میں دیکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا انتباع سنت

حضرت شیخ مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ، حضرت ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ وفات سے چند روز پہلے کی بات ہے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ وضوء فرم رہے تھے، چونکہ بیماری میں شدت آگئی تھی اس لئے خدام پر کافی اثر تھا، وضوء کرتے ہوئے کلی سے فراغت پر ناک میں پانی ڈالنا شروع کیا اور مسواک کرنا بھول گئے، مگر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ انتباع سنت میں گزرا تھا وہ مرض الوفات میں بھی اس سلسلے میں اتنے باہوش تھے کہ اپنے خدام کو متوجہ کیا کہ بھائی! مسواک کی سنت رہ گئی ہے۔ میرے عزیزو! جو حضرات مسحتبات اور سنتوں کا اس قدر اہتمام کرنے والے تھے انہوں نے فرائض اور واجبات کا کتنا اہتمام کیا ہوگا۔

آج طے کرو....

میرے بھائیو! ان حضرات کا انتباع سنت کا جذبہ دیکھئے کہ مرض الوفات میں بھی انہوں

نے سنتوں کا اہتمام نہیں چھوڑا اور ہم لوگ عافیت کی حالت میں بھی آسان آسان سنتوں پر عمل نہیں کر سکتے، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان حضرات کی طرح اپنے آپ کو آس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کامل طور پر وابستہ کریں اس لئے کہ جنت کا راستہ یہی ہے۔

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملتے ہیں سنت کے راستے

صلی اللہ علیہ وسلم

اگر جنت کا ارادہ ہے تم تمام ہی کا
تو گلے میں طوق ڈال دو محمد کی غلامی کا

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے بھائیو! بس آج یہ طے کرو کہ زندگی جنابِ محمد رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق گزرے گی، اگر زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق گزری تو ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو گئے تو جریل علیہ السلام کے محبوب، تمام فرشتوں کے محبوب اور تمام مخلوق کے محبوب، اور جب اللہ تعالیٰ پوری انسانیت کی نظر میں محبوب بنادے گا تو پھر میرے بھائیو، ایک انقلاب پیدا ہوگا، دنیا کے لوگ جو اس وقت ہمیں نفرت اور عداوت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں وہ محبت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، ان کی اصلاح کی فکر کی ضرورت ہے، جب اعمال اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو جائیں گے تو ایک خاص قسم کی برکت کا ظہور ہوگا جس سے دنیا اور آخرت کے مسائل حل ہوں گے، اس لئے اس وقت اس بات کی طرف توجہ کرنے کی خوب ضرورت ہے، اگر ہم آج اس سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

جلسے سے یہ جذبہ لے کر اٹھیں کہ ہمیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سیکھنا ہے اور ان پر عمل کرنا ہے، تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کو اپنی زندگیوں میں لانا ہے تو میرے بھائیو، کامیابی ہمارے قدموں کو چومنے گی۔

ذلّت سے نکلنے کا واحد راستہ

میں اپنی بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ختم کرتا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ، فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِعَيْرٍ
مَا أَعْزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ لَهُ

ہم بہت ذلیل لوگ تھے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تعلیمات کی برکت سے عزّت عطا فرمائی، جب تک ہم عزّت کو تلاش کرتے رہیں گے ان تعلیمات کو چھوڑ کر جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے عزّت دی ہے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ہی رکھے گا۔

ہم ذلیل تھے، اتنے ذلیل تھے کہ اس زمانے کی Superpowers (سُپر طاقتیں)، ایران اور روم بھی ہم پر حکومت کرنے کے لئے تیار نہیں تھیں، مگر اللہ تعالیٰ نے عزّت عطا فرمائی، کس چیز سے؟ اسلام سے، جناب محمد رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے طریقے سے، جب تک ہم اس عزّت والے طریقے کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں میں عزّت تلاش کرتے رہیں گے، تب تک اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ہی رکھے گا، میرے بھائیو! یہ بات ذہن میں اچھی طرح بھاوا کہ ذلّت سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے؛ جناب محمد رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کامل وابستگی۔

سیرت طیبہ کو عام کرو

آج کل میں ہر جگہ ہر شخص کو ایک بات کی خاص تاکید کر رہا ہوں کہ سیرت پاک کا خوب مطالعہ کجھے! سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی اچھی کتابیں معتبر علماء کرام کی لکھی ہوئی اردو میں، انگریزی میں، گجراتی میں ملتی ہیں، انہیں حاصل کریں، پڑھیں اور نبوی اخلاق کو اپنی زندگی میں لائیں، اور جب کبھی جہاں کہیں مسلمانوں میں یا غیر مسلموں میں اس بہترین سیرت کے تذکرے کا موقع ملے ضرور کریں، موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں، اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور پوری امت کو عمل کی خوب تو فیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَكِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

ناقص زندگی میں بھی حقیقی راحت و سرور اور آرام و عیش تو صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی اتباع ہی میں منحصر ہے، اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبوعین کے لئے جس طرح آخرت کی دامگی زندگی میں فلاج و صلاح اور ہر طرح کی راحت کا وعدہ ہے، اسی طرح دنیا میں بھی حقیقی راحت و سکون صرف انہی کا حصہ ہے، اور جتنے میں جانے سے پہلے دنیا میں ہی ایک طرح کی جنت ان کو دے دی جاتی ہے کہ قناعت اور تقدیر الہی پر رضا کے سبب وہ کسی حال میں پریشان و متشوش نہیں ہوتے۔
(مقالاتِ مفتی اعظم، ص: ۹۷)

مأخذ و مراجع

نامہ	مصنف / مؤلف	کتاب	شمارہ
دار التأصیل، مصر	الإمام البخاري	صحیح البخاری	۱
دار التأصیل، مصر	الإمام أبو عيسى الترمذی	سنن الترمذی	۲
دار التأصیل، مصر	الإمام الحاکم	المستدرک للحاکم	۳
دار الحرمین، القاهرۃ	الإمام الطبرانی	المعجم الأوسط	۴
مؤسسة الرسالة، بیروت	العلامة علي المتنقی الهندي	كتنز العمال	۵
دار ابن الجوزی، الدمام	الإمام ابن عبد البر الأندلسی	جامع بيان العلم وفضله	۶
بیت العلوم، لاہور	حضرت مفتی محمد فتح عثمانی	اصلاحی تقریبیں	۷



تحقی ہے فکر رسال، مدح باقی ہے
 اور قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
 تمام عمر لکھا، مدح باقی ہے
 اور ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
 (حفیظ تائب)